Regd No L 5254　　125　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ | ۶ ظہور ۱۳۳۳ ہش - ۶ اگست ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۲۱

سندھ میں متروکہ افتادہ زمینیں پانچ سال کیلئے مہاجرین کو پٹہ پر دی جائینگی

کراچی ۵ راگست۔ سندھ میں قابل کاشت متروکہ افتادہ زمینیں پانچ سال کے لئے مہاجرین کو پٹہ پر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سکیم کے تحت طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کے ان مہاجرین کو زمینیں دی جائیں گی، جو ہندوستان میں زمینوں کے مالک تھے۔ یا پٹے دار تھے۔ زیادہ سے زیادہ دو سو ایکڑ زمین دی جائیگی۔ اگر کسی جگہ کوئی زمیندار مہاجر زمین لینے کو تیار نہ ہوگا۔ تو اس کی جگہ ایسے مہاجرین کو زمینیں دی جائیں گی۔ جو اسے ترقی دے سکیں گے۔ ایسے مہاجرین کے علاوہ امداد باہمی کی انجمنوں کو بھی زمینیں مل سکیں گی۔ مہاجرین اور امداد باہمی کی انجمنوں سے جو زمین بچ جائیگی۔ وہ مقامی لوگوں کو دی جائے گی۔

ڈھاکہ کے نواحی علاقے میں پانی کا زور زیادہ ہوگیا

ڈھاکہ ۵ راگست۔ بوڑھی گنگا میں سیلاب آنے کے سبب ڈھاکہ کے نواحی علاقے میں پانی کا زور اور زیادہ ہوگیا ہے۔ نارائن گنج کے بیشتر علاقوں میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ وہاں کی پٹ سن کی منڈی میں بھی پانی آگیا ہے۔ گورنر مشرقی بنگال نے آج نارائن گنج اور منشی گنج کے علاقوں کا دورہ کیا۔ اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دوائیاں تقسیم کیں۔ دھلنا اور کشتیا کے دریاؤں میں کل پانی چھ انچ اترگیا۔ دریائے برہم پتر میں بھی ایک انچ پانی کم ہوگیا ہے۔

پاکستان نے نہری پانی کے متعلق عالمی بنک کی تجاویز مشروط طور پر منظور کرلیں

عالمی بنک کے فارمولے کو آزمایا جائیگا اور قابل عمل ہونے کی صورت میں اسے قبول کرلیا جائے گا

مکہ معظمہ روانہ ہونے سے پہلے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا اعلان

کراچی ۵ راگست۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز مکہ معظمہ روانہ ہوگئے۔ ان کے ساتھ بیگم محمد علی اور وزیر تجارت مسٹر تفضل علی بھی ہیں۔ تمام حضرات احرام باندھے ہوئے تھے۔ مرکزی وزراء فوجی اور سول افسران اور ممتاز شہریوں نے ماری پور کے ہوائی اڈہ پر انہیں الوداع کہا۔ وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں سے کہا، کہ میں حج کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں۔ لیکن اگر وہاں اسلامی ممالک کے سیاسی رہنماؤں سے ملاقات ہوئی۔ تو میں ان سے باہمی مفاد کے امور پر گفتگو کروں گا۔ وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق عالمی بنک کی تجاویز مشروط طور پر منظور کرلی ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ عالمی بنک کے فارمولے کو آزمایا جائے گا۔ اور اگر اس کے تحت مناسب مقدار میں پانی کی سپلائی یقینی ہوئی۔ تو اسے قبول کرلیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے اس خبر کی تصدیق کی۔ کہ لنکا کے وزیر اعظم نے جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم پر غور کرنے کے لئے ستمبر میں کولمبو طاقتوں کی ایک اور کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے۔ پاکستان نے اسے منظور کرلیا ہے۔ لیکن اس نے اس ادارے میں شرکت کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا ہے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا۔ کہ ہند چینی میں جنگ بند ہونے کے بعد بھی ایسے ادارے کی ضرورت ہے۔

برما اور انڈونیشیا کا کولمبو کانفرنس میں شرکت سے انکار

رنگون ۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم میں شمولیت پر غور کرنے کے لئے ستمبر میں کولمبو میں جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو نے اس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ کہا ہے۔ کہ برما کولمبو کانفرنس کے دوسرے مذاکرات میں شریک ہوگا۔ ان مذاکرات میں جنوب مشرقی ایشیائی دفاعی تنظیم کے علاوہ کسی متبادل تجویز پر غور کیا جائے گا۔ ادھر جکارتا میں انڈونیشی وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ کولمبو کی ص

ص مجوزہ کانفرنس میں شرکت انڈونیشیا کی خارجی پالیسی کے خلاف ہے۔

ایران کا تیل دو ماہ کے اندر اندر عالمی منڈیوں میں پہنچنا شروع ہو جائیگا

تہران ۵ راگست۔ ایران اور تیل کی آٹھ بڑی بڑی کمپنیوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کی شرائط کا آج اعلان کر دیا گیا۔ سمجھوتے کے تحت ایران کا تیل دو ماہ کے اندر اندر عالمی منڈیوں میں پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو دو کروڑ پچاس لاکھ سٹرلنگ بطور معاوضہ کے دیئے جائیں گے۔ یہ رقم ۱۵ مساوی سالانہ قسطوں میں دی جائیگی۔ اس کی ادائیگی ۱۹۵۷ء سے شروع ہوگی۔ یہ معاہدہ پچیس سال کے لئے ہے۔ اور اس میں ۳۵ سال کی مزید توسیع کی جا سکتی ہے۔ سمجھوتہ کے تحت دو کمپنیاں قائم کی جائیں گی۔ ایک کمپنی ملک کے اندر تیل کے ذخائر کی تلاش کرے گی۔ اور دوسری کمپنی ابادان کے تیل کے کارخانے سے تیل نکالنے کی تیاریاں فوراً شروع کر دیگی۔ یہ کمپنیاں ایران میں رجسٹرڈ ہوں گی۔ ہر کمپنی کے سات سات ڈائرکٹر ہوں گے۔ جن میں دو ایرانی ہوں گے۔ پہلے تین یا چار سال میں ایران کو تیل سے پندرہ کروڑ بارہ ہزار سٹرلنگ کی براہ راست آمدنی ہوگی۔ ادائیگی سٹرلنگ میں ہوگی۔

بیروت ۵ راگست۔ لبنان کے وزیر اعظم عبد اللہ الیافی نے اپنے مستعفی ہونے کی خبر کی تردید کردی ہے۔ کل قاہرہ ریڈیو نے ان کے مستعفی ہونے کی خبر نشر کی تھی۔

عراقی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

بغداد ۵ راگست۔ عراق میں جنرل نوری السعید کے بطور وزیر اعظم عہدہ سنبھالنے کے بعد عراقی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ اور عام انتخابات کرانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ انتخابات کے لئے ابھی کوئی تاریخ معین نہیں کی گئی۔ پچھلے دنوں عراق میں جو انتخابات ہوئے تھے۔ ان میں اگرچہ جنرل نوری السعید کی پارٹی کے سب سے زیادہ ممبر کامیاب ہوئے تھے۔ لیکن ان کی پارٹی کو ایوان میں اکثریت حاصل نہ تھی۔ نوری السعید نے کہا ہے۔ کہ نہر سویز کے جھگڑے کے متعلق مصر اور برطانیہ کے سمجھوتے اور پاکستان اور ترکی کے دفاعی معاہدے کے بعد ایسی سیاسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے عراق کا بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل نوری السعید نے ۱۹۳۰ء کے برطانوی عراقی معاہدہ کو منسوخ ص

ص کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۲ راگست (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۵ راگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آج حضرت میاں صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

کراچی ۵ راگست۔ کل رات کراچی کے نواحی علاقہ میں ایک دیوار گرنے سے سترہ آدمی ہلاک ہوگئے تھے۔ بستی کی امداد کے لئے فوری طور پر تیس ہزار روپیہ جمع کرلیا گیا ہے۔

قائم مقام گورنر جنرل نے حلف اٹھا لیا

کراچی ۵ راگست۔ آج کراچی میں چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے قائم مقام گورنر جنرل کی حیثیت سے اور جسٹس ابو صالح محمد اکرم نے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا۔

پاکستان اور اٹلی کے تجارتی معاہدے کی توسیع

کراچی ۵ راگست۔ اٹلی کے ساتھ تجارتی معاہدے میں اس سال کے آخر تک توسیع کردی گئی ہے۔ پاکستان اور اٹلی کے درمیان یہ معاہدہ پچھلے سال ایک سال کے لئے کیا گیا تھا۔ اور اس کی میعاد ۳۰ جون کو ختم ہوچکی تھی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر　　مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فریضۂ حج

عن ابی ھریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایھا الناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم واختلافھم علی انبیاءھم فاذا امرتکم بشیٔ فاتوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیٔ فدعوہ (صحیح مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس تم حج کرو۔ اس پر ایک شخص نے پوچھا کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ آپؐ اس پر خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے تین بار پوچھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں جواب میں ہاں کہہ دیتا تو اسی طرح واجب ہو جاتا۔ اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جس حال میں میں نے تمہیں چھوڑا ہے۔ مجھے اسی پر رہنے دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں پر زیادہ سوال کرتے اور ان کی باتوں میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ پس جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں۔ تو اسے اپنی طاقت کے مطابق بجا لاؤ۔ اور جب تمہیں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عبادت میں لذت اور سرور

"دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس میں خدا تعالے نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالے نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا۔ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے۔ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔" (ملفوظات)

سالانہ اجتماع میں شمولیت

خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے

"خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے"

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ جیسا کہ آپ احباب کو معلوم ہے کہ ہمارا یہ اجتماع ایک میلہ نہیں بلکہ قومی تربیت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس کا مقصد احمدی نوجوانوں کو سال میں تین دن اس رنگ میں عملی تربیت دینا ہے کہ وہ اجتماع سے واپس جا کر سارا سال اس پر عمل کریں۔ اور اپنے آپ کو اسلام اور ملک کے لئے مفید وجود بنائیں۔ اس اہم مقصد کے حصول کے لئے ہر خادم کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ وقت نکال کر بھی اپنے قومی اجتماع میں شریک ہوں۔ اور خود آ کر دیکھیں کہ مرکز انہیں کس قسم کی تربیت دینی چاہتا ہے۔

اجتماع میں شمولیت کی اہمیت کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا" (اجتماع ۱۹۴۱ء)

خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی خدام احمدیت کے لئے ان مواقع میں سے ایک موقعہ ہے۔ جن میں اپنے آقا کے قریب رہنے کا وقت مل سکتا ہے۔ پس اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہر خادم کوشش کرے۔ کہ وہ اس اجتماع میں ضرور شامل ہوگا۔ تا اسے اپنے آقا کا کلام نزدیک سے ہو کر خود آقا کی زبانی سننے کا موقعہ میسر آسکے۔

پس آؤ اپنے سالانہ اجتماع میں خود بھی شامل ہو۔ اور اپنے دوسرے خدام بھائیوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرو

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وظیفہ برائے داخلہ انجینئرنگ کالج برائے پسران ریلوے ملازمین

درخواستیں بنام سیکرٹری پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۱۲ میورود لاہور ۹/۵۴ تک مجوزہ فارم میں طلب کی گئی ہیں۔ پانچ سال کے عرصہ ٹریننگ میں بالترتیب ۱۵-۲۵-۳۵-۴۵ اور ۵۵ روپے ماہوار وظیفہ رہائش خوراک مفت۔ شرائط۔ سائنس والا میٹرک سیکنڈ ڈویژن ریلوے ملازم کا بیٹا یا پوتا (والد یا والدہ کی طرف سے) یا بصورت وفات والد حقیقی بھائی عمر ۱۶ تا ۲۰ رشتے کا تحریری ثبوت

فارم درخواست پراسپیکٹس میں ہوتا ہے۔ جو بک ڈپو پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور سے ملتا ہے۔ وصول لاہور ۵/۴)

سپاس تعزیت

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندرآباد دکن

میری رفیقہ حیات کی وفات کی اطلاع پا کر جن بزرگوں اور بھائیوں نے اظہار تعزیت فرمایا بھی بذریعہ خطوط یا تار مجھ سے اور میرے خاندان سے مخلصانہ ہمدردی فرمائی۔ میں ان سب کے لئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کی دعا کرتا ہوں۔ فرداً فرداً جواب نہ دے سکوں گا کہ خود میری طبیعت اب پورے طور پر صاف نہیں۔ ان مراسلات تعزیت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کے تار نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ کہ وہ خود علیل ہیں۔ اس حالت میں بھی انہوں نے اپنے ایک قدیم خادم کے غم میں شرکت سے بہت بڑی قربانی کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت مند لمبی عمر عطا فرمائے۔ اکثر احباب جماعت کی طرف سے جنازہ غائب کی بھی خبریں آئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی بھلائی ہو۔ (عرفانی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل

- خود خرید کر پڑھے -

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۲ء

کمیونزم

حکومت نے کمیونسٹوں پر جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان کا خیر مقدم پاکستان کے طول و عرض میں ہر خیال کے انسانوں نے مسرت سے کیا ہے۔ سوائے ان گروہوں اور افراد کے جنہوں نے حکومت پر بہر حال جارحانہ تنقید کرنا اپنے اوپر لازمی قرار دے رکھا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کمیونسٹ ہر ملک میں تخریبی کام کرتے ہیں۔ اور ان کی آئیڈیالوجی ہی یہ ہے کہ حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ اور تشدد اور عدم تشدد کا امتیاز نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ نظریہ ہی لاقانونی ہو۔ اور طریق کار ہی فتنہ و فساد ہو۔ اس لئے تعجب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ حکومت نے کمیونسٹ پارٹی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ بلکہ تعجب اس بات پر ہے کہ آج تک حکومت غفلت کیوں برتتی رہی ہے۔ اور کیوں آج سے پہلے اس کا علاج نہیں کیا گیا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ بعض ایسی پارٹیاں اور افراد بھی اس ملک میں ہیں جن کو ہر وقت ویسے تو قانونی اور غیر قانونی کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کمیونسٹوں کی گرفتاریوں پر ہی نہیں بلکہ کمیونسٹ تنظیموں اور روس ایمبیسی پر پابندی کے خلاف بھی جارحانہ نکتہ چینی کی ہے۔ وہ کمیونزم کی الحادی آئیڈیالوجی کو تو شاید برا نہیں سمجھتے۔ اور اس لحاظ سے کمیونزم کو پاکستان کے لئے خطرناک خیال کرتے ہیں۔ مگر نہایت نازک قانونی حس کی بناء پر گرفتاریوں کو جائز نہیں سمجھتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جمہوری اصول کے مطابق کسی فرد یا جماعت پر پابندی لگانے اور گرفتار کرتے وقت حکومت کے پاس وجہ جواز ہونی چاہیئے۔ لیکن جن لوگوں کو ان پابندیوں اور گرفتاریوں پر اعتراض ہے۔ انہوں نے اس امر پر غور نہیں فرمایا۔ کہ جب کسی پارٹی کی نہ صرف آئیڈیالوجی ہی لاقانونی ہو۔ بلکہ جب اس کا نظریہ ہو کہ طاقت سے حکومت کا تختہ الٹنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ اور پرولتاریہ کو برسر اقتدار لانے کے لئے ملک میں چاہے خون کی ندیاں بہ جائیں مضائقہ نہیں۔ تو حکومت کا فرض ہے کہ اپنے مخصوص اختیارات استعمال کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے۔ چنانچہ یہ کہنا بھی کہ چونکہ پابندیاں اب لگائی گئی ہیں۔ اور پارٹی کو اب غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کی سرگرمیوں کی بناء پر گرفتاریاں نہیں چاہئیں۔ اس لحاظ سے غلط ہے کہ یہ گرفتاریاں محض سرگرمیوں کی بناء پر نہیں کی گئیں۔ جس پارٹی نے اپنا ایسا لٹریچر جس میں تلقین ہو کہ پرولتاریہ کو منظم کر کے بالجبر اقتدار چھینا جا سکتا ہے۔ تمام ملک میں پھیلا دیا ہو۔ ایک ایسا جرم ہے۔ جو اس وقت تک جاری ہے جب تک ایسا لٹریچر ضائع نہیں ہو جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی جمہوری ملک کا شہری بن ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اصولی باغی ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آئیڈیالوجی سے محض اختلاف اس نتیجہ کا باعث ہے۔ بلکہ چونکہ وہ قانوناً قائم شدہ حکومت کو جبر سے نہ کہ آئینی طریقوں سے تبدیل کرنا جائز سمجھتا ہے۔ یہ امر خود اس حکومت کے خلاف ایک فی نفسہٖ جارحانہ اقدام ہے۔ اور اس کے ثبوت کے لئے کسی انفرادی فعل غدر کی ضرورت نہیں۔

اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ کمیونسٹوں کی گرفتاریوں اور کمیونسٹوں اور ان کی مددگار تنظیموں پر ہی صرف پابندیاں نہ لگائے۔ بلکہ ایسے تمام لٹریچر کا محاسبہ کرے۔ جس میں عوام کو فتنہ و فساد اور طاقت کے ذریعہ قانوناً قائم شدہ حکومت کو تہس نہس اور بالجبر اقتدار پر قبضہ کرنے کی تلقین ہو۔ خواہ ایسا لٹریچر کسی پارٹی کا ہو۔ اور خواہ زبان سے وہ کتنی ہی آئین پسندی کی دعویدار ہو۔

اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسی پارٹیوں کے تمام لٹریچر پر پابندی لگائی جائے ایسا کرنے سے ملک کی علمی ترقی رک جاتی ہے۔ اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام صرف فتنہ و فساد کا دشمن ہے اور تمام غیر آئینی سرگرمیوں کی مخالفت کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام آزادی ضمیر میں سیکولر سے سیکولر نظام سے بھی زیادہ نازک مزاج واقع ہوا ہے۔ اور دین میں ذرا سے جبر کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے وہ فتنہ و فساد کے بارے میں اس سے بھی زیادہ نازک مزاج ہے۔ اور آئین پسندی کے اصول میں کوئی آزاد سے آزاد نظام بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ علمی حد تک ہر خیال کو مقابلہ و موازنہ کی اجازت ہی نہیں بلکہ دعوت دیتا ہے وہ حق کو حجت کے سہارے پر پیش کرتا ہے۔ نہ کہ لاٹھی کے سہارے پر۔ حق چونکہ ہمیشہ حق ہوتا ہے۔ اس کو کسی ایسے سہارے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جب حق کو فتنہ و فساد اور لاٹھی سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو اکثر لادینی تحریکوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ تو وہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ایک حد تک لاٹھی کا جواب لاٹھی سے دینے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی اتنی پابندیاں عائد کرتا ہے کہ قتال میں ذرا سی تعدی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

ان اللہ لا یحب المعتدین

یعنے اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر فرماتا ہے۔

فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین

اگر وہ قتال سے باز آ جائیں تو گرفت صرف ظالموں کو ہوگی۔ یعنے پھر اگر تم زیادتی کرو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ یہ ایسی محکمات ہیں جن کی تاویل ناممکن ہے۔ کجا یہ تعلیم اور کجا یہ کہ حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے طاقت استعمال کرنا جائز ہے۔ حکومت اسلامی دستور بنا چکی ہے۔ اس لئے اب اس کا یہ اسلامی فرض ہے کہ وہ ایسے تمام لٹریچر کا محاسبہ کرے۔ جس میں اسلامی حکومت کا تختہ طاقت سے الٹنے کی تلقین

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے کہ مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایسے احباب کرام جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے شعور کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ اور ان کو حضور کی مجالس میں بیٹھ کر مستفید ہونے کا موقعہ بھی ملا ہو۔ وہ مجلس مشاورت میں بطور حق کے نمائندہ ہوں گے۔ لہٰذا ایسے احباب ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اسمائے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ معلومات بھی تحریر فرمائیں کہ بوقت بیعت ان کی کیا عمر تھی۔ اور کس کس موقعہ پر کتنا عرصہ تک ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس میں شامل ہو کر فیض حاصل کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

دفتر تالیف و تصنیف سے جو لسٹ ایسے صحابہ کی ملی ہے۔ اس میں درج شدہ اسماء حسب ذیل ہیں چونکہ سب احباب کے مکمل پتے نہیں ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ جن احباب کے متعلق یہ درج نہیں کہ بوقت بیعت ان کی عمر کتنی تھی۔ نیز یہ کہ ان کو حضور علیہ السلام کی صحبت میں بیٹھنے کے کتنے مواقع ملے۔ وہ بھی مطلع فرمائیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان اندراجات کے متعلق کسی غلطی کا علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ درستی کی جا سکے۔

نمبر شمار	نام	سن بیعت	عمر
۱	چوہدری بھائی عبد الرحیم صاحب	۱۸۹۴ء	۲۱ سال
۲	حافظ ملک محمد صاحب	۱۸۹۵ء	۱۵/۱۶ سال
۳	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۱۸۹۹ء	
۴	ماسٹر فقیر اللہ صاحب	۱۸۹۶ء	
۵	میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں	۱۸۹۶ء	
۶	حکیم محمد عمر صاحب	۱۸۹۷ء	۲۵ سال
۷	مولوی فضل الدین صاحب	۱۹۰۰ء / ۱۹۰۱	
۸	منشی عبد الحق صاحب خوشنویس	۱۹۰۰ء	۱۶ سال
۹	شیخ غلام قادر صاحب	۱۸۹۲ء	
۱۰	حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۱۸۹۳ء	
۱۱	ڈپٹی محمد شریف صاحب	۱۸۹۷ء	
۱۲	قاضی محمد عبد اللہ صاحب	۱۸۹۵ء	
۱۳	بابا بدر الدین صاحب بنری فردگس	۱۸۹۱ء	
۱۴	مرزا محمد حسین صاحب ٹیلر	۱۸۹۷ء	۱۶/۱۷ سال
۱۵	مولوی غلام نبی صاحب مصری	۱۸۹۷ء	
۱۶	منشی جان محمد صاحب ریٹائرڈ پوسٹ مین	۱۸۹۷ء	۱۵ سال
۱۷	قریشی محمد شفیع صاحب میانوالی		
۱۸	حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ لاہور	۱۸۹۶ء	
۱۹	مرزا عبد الرشید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۸۹۵ء	
۲۰	مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی لاہور	۱۸۹۹ء	
۲۱	محمد بن عبد اللہ سکنہ دیونہ گجرات	۱۸۹۷ء	
۲۲	عبد الرشید صاحب تاجر جرم احمدیہ بلڈنگ	۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۰ء	
۲۳	حبیب الرحمٰن صاحب ساکن حاجی پور ریاست کپور تھلہ	۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء	
۲۴	حافظ مختار احمد صاحب لاہور	۱۸۹۲ء	

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

فضیلتِ اسلام

اسلامی نظام کے بنیادی اصول اور ان کی اہمیت

قرآن کریم نے بنی نوع انسان کو نظام اسلامی کے قیام کی تاکید کرتے ہوئے بعض اصول بیان کئے ہیں۔ جو درحقیقت اسلامی نظام کی بنیاد اور اساس ہیں۔ خواہ وہ خالص مذہبی نظام ہو۔ یا دنیوی نظام ہو۔ وہ اصول جس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللّٰہ نعمّا یعظکم بہٖ۔ ان اللّٰہ کان سمیعًا بصیرا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردّوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر ذالک خیرٌ واحسن تاویلا (النساء ع ۸)

فرماتا ہے۔ ہم نظام کے قیام کے لئے تمہیں چند حکم دیتے ہیں:۔

پہلا حکم تو یہ ہے۔ کہ تم امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ یعنی اپنے لئے ایسے سردار چنو جو اس امانت کو اٹھانے کے اہل ہوں۔

اس آیت میں خلافت اور حکومت دونوں کو امانت قرار دیا گیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں۔ جو بطور ورثہ کے اولاد کو بھی مل سکے۔ بلکہ یہ ایک امانت ہے۔ جو ایک شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور جمہور کا ہی حق ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے میں سے جس شخص کو قابل ترین انسان پائیں۔ اس کو وہ امانت سپرد کردیں۔ پس اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے۔ جس کو لوگ باہمی مشورہ سے اپنے مشترکہ حقوق کی نگرانی سپرد کریں۔

دوم۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انتخاب کے لئے اسلام نے اہلیت کی شرط لگائی ہے۔ اور یہ شرط صرف خلیفہ کے انتخاب کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ ماتحت افسران کے متعلق بھی ہے۔ یعنی ہمیشہ ایسے لوگوں کو افسر مقرر کرنا چاہیئے۔ جو حکومت کے اہل ہوں۔ خود غرضی یا جانبداری کا پہلو اس میں نہیں ہونا چاہیئے۔

سوم۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمان حکام کو جو نظام کی مختلف کڑیاں ہوتے ہیں۔ حکم دیتا ہے۔ کہ وہ انصاف اور عدل سے کام کریں

چہارم۔ اس کے بعد یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہہ کر اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ نظام بنا کر اپنے گھروں میں نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ بلکہ قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے حکام کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور ترقی کے لئے جو سکیمیں وہ تجویز کریں۔ ان کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

پنجم پھر ایک اور نصیحت اللہ تعالیٰ یہ کرتا ہے۔ کہ اگر کبھی تمہارا آپس میں اختلاف ہوجائے تو تم ان اختلافات کو اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ۔ یعنی ان اصول کے مطابق ان جھگڑوں کو طے کرو۔ جو خدا اور اس کے رسولؐ نے مقرر کئے ہیں۔ اپنی ذاتی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ پس اسلام یہ بتاتا ہے کہ، قومی نظام ایک امانت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا اثر صرف ایک شخص پر نہیں پڑتا۔ بلکہ ساری قوم پر پڑتا ہے۔ اس لئے اس کے بارہ میں فیصلہ کرتے وقت اپنی اغراض کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ بلکہ قوم کی ضرورتوں اور فوائد کو دیکھنا چاہیئے۔

پھر یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے سپرد یہ کام کیا جائے گا۔ وہ مالک نہیں ہوں گے۔ بلکہ صرف منتظم ہوں گے۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ الیٰ اھلھا۔ یعنی ان کے سپرد اس لئے کام نہیں ہوگا۔ کہ وہ اس کے وارث اور مالک ہوں گے۔ بلکہ اس لئے ہوگا۔ کہ وہ اس خدمت کے سب سے زیادہ اہل ہوں گے۔

پس اسلام جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ انتخابی ہے۔ اور مسلمان ہر زمانہ میں اس امر کے پابند ہیں۔ کہ ان اولوالامر کے تابع رہیں۔ اور ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہیں۔ یہ کہنا کہ مسلمان اپنے نظام میں آزاد ہیں۔ درست نہیں۔ وہ آزاد نہیں بلکہ اس بات پر مجبور ہیں کہ شریعت اسلامیہ کے ماتحت اپنے نظام کو چلائیں۔ جس کی موٹی موٹی دو شقیں ہیں۔

اول۔ اسلامی نظام انتخاب پر مبنی ہوتا ہے۔

دوم۔ مسلمان ہر حالت میں اس بات کے پابند ہوتے ہیں۔ کہ اولوالامر کی اطاعت کریں۔

یہ نظام جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں میں خلافت کی صورت میں قائم ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو اس نے اس آیت میں کیا تھا۔ کہ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ یعنی خدا کا ان لوگوں سے جو ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ وعدہ مومنوں کی جماعت سے اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک کہ امت مومن اور عمل صالحہ کرنے والی ہو۔ گویا نبوت اور خلافت میں فرق یہ ہے۔ کہ نبی تو اس وقت آتا ہے۔ جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے۔ جیسے فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البرّ والبحر۔ مگر خلافت اس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے، اور درمیانی زمانہ جبکہ دنیا نہ تو نیکو کاروں سے خالی ہو۔ اور نہ بدی سے پُر ہو۔ دونوں سے محروم رہتی ہے۔ کیونکہ نہ تو بیماری شدید ہوتی ہے۔ کہ نبی آئے۔ اور نہ قوم کی تندرستی کامل ہوتی ہے۔ کہ اس سے کام لینے والا خلیفہ آئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد چونکہ قوم میں اکثریت ایمان رکھنے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کی تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ آپ کی وفات ہوئی۔ تو حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ ان کی وفات ہوئی۔ تو حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کی وفات ہوئی۔ تو حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے

اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی غفلت اور کوتاہی سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کو رد کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان ان برکات سے محروم ہوگئے۔ جو خلافت راشدہ کی صورت میں انہیں حاصل ہو رہی تھیں۔

ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں خلافت ایسی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت کو ہر وقت ذہن نشین رکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ خلافت کی اسی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت کے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا،

"یہ سلسلہ خدا کا ہے۔ آدمیوں کا نہیں۔ انسانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک بات ہے۔ جسے تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ جب تک تمہارے اندر اطاعت اور فرمانبرداری رہے گی۔ وہ نور تم کو ملتا رہے گا۔ لیکن جب اطاعت سے منہ موڑو گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ جاؤ۔ اب تم جوان ہوگئے ہو۔ اپنی جائیداد سنبھالو۔ تب تم محسوس کروگے: کہ تم سے زیادہ کمزور اور کوئی نہیں۔ حضرت علیؓ کے بعد بھی مسلمانوں نے فتوحات حاصل کیں۔ ملک فتح کئے۔ علمی۔ تمدنی۔ اور سیاسی غلبے پائے۔ مگر جو برکت اور رعب جو دبدبہ اور جو شوکت۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ رضوان اللہ علیہم کے زمانہ میں تھی۔ وہ تیرہ سو سال میں پھر حاصل نہیں ہوئی۔ اس وقت تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ دنیا کے سر پر پاؤں رکھ کر کھڑے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ کوئی ہے جو ہمارے مقابل پر آئے۔ گویا خدا تعالےٰ کے فرشتے ان کے گرد کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت علیؓ کے وقت میں بعض بدبختوں نے اختلاف کیا۔ جس سے ایسا تفرقہ پیدا ہوا۔ کہ جو تیرہ سو سال میں بھی نہ مٹا۔ اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اتحاد کی بنیاد رکھی ہے جب تک تم اس فیصلہ کا احترام کروگے۔ جو ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء کو اس مسجد میں تم نے کیا

۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء کو اس مسجد میں تم نے کیا تھا تو نصرت باری کا وعدہ چلتا چلا جائیگا۔ لیکن جب اس میں تزلزل آیا۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنی نصرت کو کھینچ لیگا۔ جو اس نے کی تھی۔ جب تک تم اس فیصلہ میں تبدیلی نہ کروگے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقومٍ حتّٰی یغیروا ما بانفسھم وہ بھی نصرت کو واپس نہیں لیگا۔ اس وقت تک ہر ترقی پر تمہارا قدم ہوگا۔ اور تمہارا سر سب سے اونچا ہوگا۔ ابھی تو یہ ایک بیج ہے۔ ایک کونپل پھوٹی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے ایک مضبوط درخت بنے گا۔ لیکن جس دن تم اس فیصلہ کو بھول جاؤ گے۔ خدا نہ کرے اس دن کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے۔ جب تم کہو گے۔ کہ خدا نے خلیفہ کیا بنانا ہے۔ ہم خود بنائیں گے۔ تب فرشتے تبر لیکر آئیں گے۔ کہ لو ہم اس درخت کو کاٹتے ہیں۔ جسے خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے لگایا تھا مگر تم نے اس کی قدر نہ کی۔ اب تم اپنے باغ لگاؤ۔ اور مزے اڑاؤ۔ پچھلوں نے اس غلطی کا تجربہ کیا۔ خدا نہ کرے۔ تم بھی کرو۔ لیکن خدانخواستہ اگر کبھی ایسی غلطی کی گئی۔ تو دنیا دیکھ لیگی۔ کہ تم صدیوں میں ایک درخت بھی نہ لگا سکوگے۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ پھر کوئی مامور مبعوث کرے"۔

(الفضل ۳ر اپریل ۳۷ء۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ر مارچ ۱۹۳۷ء)

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں خلافت کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اور ہماری جماعت کو ان برکات سے متمتع فرمائے جو خلافت کے ساتھ اس نے اپنے فضل سے وابستہ کی ہوئی ہیں۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ابنِ خلدون اور اُس کا مقدمہ!

دنیائے اسلام نے علوم و فنون کی جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ زمانۂ وسطیٰ میں جب یورپ پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور امریکہ لاعلمی کے پردہ میں پوشیدہ تھا۔ بغداد۔ قاہرہ۔ دمشق اور قرطبہ میں علوم و فنون کی شمعیں روشن تھیں جن کے فیض نے آخر کار یورپ کی تاریکی کو دور کر کے وہاں علوم کو از سر نو زندہ کیا۔ عالم اسلامی کے بلند آسمان پر وہ روشن ستارے طلوع ہوئے جنہوں نے مغرب کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔ اور یورپ کے مردہ قالب میں زندگی کی لہر دوڑا دی حقیقت تو یہ ہے کہ مغرب کی جدید تہذیب اور ترقی یافتہ علوم و فنون کی بلند عمارت کے لئے اسلامی مفکروں نے ہی زمین ہموار کی۔ اور مغرب اس کے لئے دنیائے اسلام کا جتنا بھی ممنون احسان ہو وہ کم ہے۔ انہیں مفکروں میں سے ابن خلدون بھی تھا۔ جو دنیائے اسلام میں علوم تاریخ عالم میں فن تاریخ نویسی اور عمرانیات کا موجب بھی شمار کیا جاتا ہے۔ مشہور مغربی مفکر ڈرنوی کہتا ہے۔ زمانہ وسطیٰ کے عیسائی ادب میں ابن خلدون کے "مقدمہ" کا کوئی ثانی نہیں ہے اور نہ کسی عیسائی مورخ کی تصنیف میں اس قدر سلاست اور صحت پائی جاتی ہے"۔

زندگی: ابن خلدون ۲۷ر مئی ۱۳۳۲ء کو تونس میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندانی سلسلہ حضرموت کے یمنی عربوں سے ملتا ہے۔ اس کے آباؤ اجداد اندلس میں آباد ہو گئے تھے۔ اور وہاں کے اسلامی حکمرانوں کے درباروں میں کافی اثر و رسوخ رکھتے تھے اسپین کی اسلامی حکومتیں جب زوال پذیر ہوئیں تو ابن خلدون کا خاندان بارہویں صدی عیسوی میں اسپین سے ہجرت کر کے ٹیونس میں آباد ہو گیا۔ شمالی افریقہ کے اسلامی حکمرانوں کے درباروں میں بھی ابن خلدون کے آباؤ اجداد اہم مناصب پر فائز تھے۔ ابن خلدون کے والد ایک ادیب تھے جنہوں نے ۱۳۴۹ء کے خوفناک طاعون میں انتقال کیا۔ ابن خلدون کی عمر اس وقت ۱۸ سال تھی۔

دنیائے اسلام اس وقت ایک انقلابی دور سے گذر رہا تھا۔ اور دیگر اسلامی حکومتوں کی طرح شمالی افریقہ کی چھوٹی چھوٹی مسلمان ریاستوں میں بھی افراتفری کا دور دورہ تھا۔ اور آئے دن یہ زیر و زبر ہوتی رہتی تھیں۔ اور اسی وجہ سے وہاں کی معاشرتی حالت روز بروز انحطاط پذیر ہوتی جا رہی تھی۔ ایسے مسموم فضا میں ابن خلدون نے پرورش پائی۔ اور یہی سبب ہے کہ ابن خلدون کی زندگی بھی بہت زیادہ شورشوں سے ہمکنار رہی۔ اور عمر کے زیادہ حصہ میں انتشار کو دخل رہا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ابن خلدون کے خاندان کا اثر کم ہوتا گیا۔ لیکن ابن خلدون نے اپنی ذہانت سے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور حصول اقتدار کی مقامی اور بیرونی سازشوں میں حصہ لیا۔ ٹیونس کے حکمرانوں کی بدعنوانیوں سے آخر تنگ آ کر وہ مراکش چلا گیا۔ مگر وہاں کی آب و ہوا بھی اُسے راس نہ آئی۔ اور اُسے ہجرت کر کے اندلس اور غرناطہ کا راستہ لینا پڑا۔ جہاں ۱۳۶۳ء میں وہ حکومت غرناطہ کی جانب سے کیسٹائل کے عیسائی حکمران کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا گیا۔ غرناطہ میں بھی وہ زیادہ عرصہ تک قیام نہ کر سکا۔ اور پھر تیونس واپس آ گیا۔ جہاں امیر محمد سلطان بوگی نے اُسے اپنا حاجب (وزیر) مقرر کیا۔ قسمت نے یہاں بھی اس کی یاوری نہ کی۔ اور اس کے قدر دان حکمران کے ہاتھ سے حکومت جاتی رہی۔ ابن خلدون کے کردار کی ایک بڑی کمزوری یا خصوصیت یہ تھی۔ کہ وہ بڑا ابن الوقت واقع ہوا تھا۔ اور ہمیشہ فاتح کا ساتھ دیتا تھا۔ ایسا شخص بہت جلد نظروں سے گر جاتا ہے۔ ابن خلدون کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ وہ غرناطہ سے مراکش ہوتا ہوا دوبارہ ٹیونس واپس آیا۔ اس نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ شہر سے دور سکون کی زندگی بسر کرے گا اور اپنا وقت حصول علم اور تصنیف و تالیف میں گذارے گا۔ یہاں وہ چار سال مقیم رہا۔ اور یہیں کی پرسکون فضا میں پانچ ماہ کے قلیل عرصہ میں ۱۳۷۷ء میں اس نے اپنا لافانی "مقدمہ" لکھا جس نے تاریخ عالم میں فن تاریخ کا اور عمرانیات کا رنگ نیلو دکھا۔ اسی سال وہ ٹیونس منتقل ہو گیا۔ جہاں کی لائبریری سے استفادہ حاصل کر کے اُس نے اپنے دوسرے شاہکار "کتاب العبر" (تاریخ عالم) کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ٹیونس کے امراء اور حکمران کی ریشہ دوانیوں نے ابن خلدون کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ اور مجبوراً اکتوبر ۱۳۸۲ء کو حج بیت اللہ کے بہانے مصر کو ہجرت کر گیا۔

قاہرہ میں اس کا شایانِ شان استقبال ہوا۔ کیونکہ اس کی شہرت اور اس کی زندۂ جاوید بلند پایہ تصنیف ابن خلدون کی آمد سے قبل قاہرہ پہنچ چکی تھیں۔ قاہرہ کے ادبی حلقوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جامعہ ازہر میں اس نے خطبہ دینا شروع کیا سلطان مصر نے بھی ابن خلدون پر نوازشات اور عنایات کیں۔ اور اُسے مالکی فقہ کا قاضی (جج) مقرر کیا۔ جس پر وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا۔ اور آخر کار درباری رقابتوں کا شکار ہو کر پندرہ سال تک قضاۃ کے عہدہ سے علیحدہ رہا۔ اس نے یہ عرصہ تصنیف و تالیف میں گذارا اور قاہرہ کی عظیم الشان لائبریریوں سے استفادہ حاصل کر کے اپنی بلند پایہ تصانیف "مقدمہ" اور "تاریخ" پر نظر ثانی کی۔ ۱۳۹۹ء اور ۱۴۰۶ء کے درمیانی عرصہ میں وہ چھ بار مالکی فقہ کا قاضی (جج) مقرر ہوا۔ اور ہر بار درباری ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اُسے اپنے منصب سے ہاتھ دھونا پڑا اسی دوران میں امیر تیمور نے ملک شام پر حملہ کیا۔ اور سلطان مصر اس کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ ابن خلدون بھی سلطان کے ہم رکاب تھا۔ سخت مقابلہ کے بعد صلح ہوئی۔ ابن خلدون نے امیر تیمور کے ساتھ ملاقات کی۔ امیر تیمور ابن خلدون کی شخصیت۔ قابلیت۔ لسانی اور چرب زبانی سے بیحد متاثر ہوا۔ تیمور کی واپسی کے بعد ابن خلدون قاہرہ لوٹ آیا۔ اور یہیں ۱۶ر مارچ ۱۴۰۶ء کو اسلام کے اس زبردست مفکر اور مورخ نے انتقال کیا۔ مصر میں ابن خلدون کا شمار بلند پایہ مفکرین میں ہوتا تھا۔ اور شمالی افریقہ کی زندگی کے برخلاف اس نے مصر کی سیاسیات میں بہت کم حصہ لیا۔ یہاں اس کی زندگی زیادہ پرسکون اور آرام دہ گذری۔ ابن خلدون کا ایک مشہور ہمعصر مقریزی اس کے شہرۂ آفاق "مقدمہ" کے متعلق لکھتا ہے۔ یہ ایک نادر تصنیف ہے۔ جس کی بلندی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ درحقیقت یہ معلومات اور سائنس کا خزانہ ہے۔ جو ایک زبردست دماغ کی پیداوار ہے۔ یہ اشیاء اور واقعات کی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ دنیا کے عجائبات کی وضاحت کرتا ہے۔ اور بہت سلیس زبان میں بیش بہا نادر اور کے وجوہ سے بحث کرتا ہے"۔

مقدمہ: ابن خلدون کی شخصیت دیگر اسلامی مورخوں سے بہت ممتاز ہے۔ کیونکہ ابن خلدون سے قبل .... تاریخ نویسی محض روایات گوئی تک محدود تھی جس میں واقعات سلسلہ وار درج کر دیئے جاتے تھے۔ ابن خلدون نے تاریخ نویسی کو ایک فن کا درجہ عطا کیا جس میں واقعات کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کی صحت پر استدلال کیا گیا۔ اور دلائل کے ذریعہ قوی اور ضعیف روایات میں امتیاز پیدا کیا گیا۔ اور اس طرح ایک نئی سائنس عمرانیات کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس کی شہرۂ آفاق کتاب تاریخ "کتاب العبر" کے بلند پایہ مقدمہ میں ان امور کی وضاحت کی گئی ہے۔ جن کی روشنی میں تاریخ اور واقعات کے تسلسل کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بقول ابن خلدون "تاریخ ایک سائنس ہے۔ جس میں واقعات کے اندراج میں حقیقت کو غلو سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ ممکنات اور ناممکنات میں دلائل اور براہین کے ذریعہ امتیاز کیا جاتا ہے۔ اور کسی شک و شبہ کی ہرگز گنجائش نہیں چھوڑی جاتی ہے"۔ کہیں کہیں ابن خلدون کے دلائل واقعات کے میزان پر پورے نہیں اترتے ہیں۔ اور کمزور معلوم ہوتے ہیں ہارون رشید کی بہن عباسہ اور جعفر برمکی کی رنگین داستان کی جو اس نے پردہ پوشی کی ہے۔ وہ واقعات پر مبنی نہیں ہے۔ اسی طرح جانبداری کا رنگ بھی کبھی کبھی اس کی تحریر میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ عربوں کی زبردست فتوحات اور ان کے علمی کارناموں کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش عرب قوم سے اُس کے قومی عناد کا پردہ چاک کر دیتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود ابن خلدون نے فن تاریخ کو ایک بلند مقام عطا کیا۔ اور اسی کے مرتبہ اصولوں پر فن تاریخ کی جدید عمارت استادہ کی گئی ہے۔

ابن خلدون کی مشہور تاریخ "کتاب العبر" سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں جو "مقدمہ" کے نام سے موسوم ہے۔ حکومت تجارت۔ عمرانیات اور دیگر علوم و فنون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس کی ترقی کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ ابن خلدون کا زندۂ جاوید "مقدمہ" چھ طویل باب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب انسانی نسل کی پیدائش اور غیر مہذب اقوام کے واقعات پر مبنی ہے۔ اس میں انسانی معاشرتی ترقی اور عمرانیات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح آب و ہوا باشندوں کی زندگی پر اثر پذیر ہوتی ہے۔ اس میں علم جغرافیہ اور دنیا کے سات منطقوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں خانہ بدوش قبائل اور غیر مہذب اقوام کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ ریگستان کے بدو قبائل کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ اور شہری باشندوں سے ان کا تقابل کیا گیا ہے۔ اسی باب میں ابن خلدون نے اپنے نادر مسئلہ "العصبیہ" کی بھی وضاحت کی ہے۔ جس سے اس کی مراد کسی قبیلہ یا ریاست کا رسوخ اور قوت حیات ہے۔ جو اس کے قول کے مطابق چار نسلوں تک عموماً قائم رہتا ہے۔ اور اس کے بعد زوال پذیر ہونے لگتا ہے۔ "عصبیہ" بقول اس کے خانہ بدوش قبائل میں طاقت کے حصول کا سبب ہوتی ہے۔ طاقت انہیں کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ جو "العصبیہ" سے متعلق ہوتے ہیں۔ یعنی جو اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کے ہاتھ میں عنانِ حکومت ہوتی ہے۔ "مقدمہ" کے صفحات ۲۰۸ سے ۲۱۱ تک ابن خلدون نے اپنی اس تحقیق پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اور خانہ بدوش قبائل کی اس خصوصیت سے صرفِ نظر کی ہے۔ ابن خلدون نے عربی فتوحات کی بہت تحقیر کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ عرب محض میدانوں میں فتح یاب ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے قدیم تہذیبوں کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے درحقیقت ابن خلدون نے اس جگہ اپنے خاندانی تعصب کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ عربوں نے بربر قوم کو شکست دے کر انہیں مغلوب کیا تھا۔ اور ابن خلدون اسی بربری خطہ کا رہنے والا تھا۔ (ماخوذ) (باقی)

قادیان کے ایک اور درویش کی وفات

(از مکرم حبیب اللہ خانصاحب لیکچرار ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج)

مورخہ ۲۳ر جولائی کو مکرم بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا پیغام پہنچا کہ آپ کے بڑے بھائی حاجی ممتاز علی صاحب صدیقی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

بعد میں میری ہمشیرہ اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب کا خط ملا۔ جس سے معلوم ہوا کہ بھائی جان نے (ہم بھائی صاحب موصوف کو بھائی جان کہا کرتے تھے) ۱۸ر جولائی کو دوپہر کے قریب تربوز کھایا تھا۔ اس کے بعد ان کی حالت اچانک خراب ہو گئی۔ شام کے قریب انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بھائی جان ۸ جون ۱۸۹۴ء کو بمقام رامپور پیدا ہوئے۔ والد صاحب قبلہ حضرت مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک دوست کے نام پر ان کا نام ممتاز علی رکھا۔ اس وقت تک والد صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ سے منسلک نہیں ہوئے تھے۔ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد انہوں نے اپنے تین بچوں کو (جن میں بھائی جان سب سے بڑے تھے) قادیان تعلیم کے لئے بھجوا دیا۔ بھائی جان نے دارالامان میں قیام کے دوران میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی اور اس وجہ سے انہیں حضورؑ کا صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔

بعد میں والد صاحب نے اپنے دوسرے بچوں کو بھی قادیان تعلیم کے لئے بھجوا دیا۔ جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ ہم سب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں رہا کرتے تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بھائی جان کو طالبعلمی کے زمانہ سے ہی دینی باتوں کا بہت شغف تھا بورڈنگ ہاؤس میں جو تربیتی اجلاس طلباء میں تقریری ملکہ پیدا کرنے کے لئے منعقد کئے جاتے تھے۔ ان کا انتظام بہت دنوں تک بھائی جان کے سپرد رہا۔ لیکن افسوس کہ ان کی صحت شروع سے ہی کمزور رہتی آئی تھی وہ کھیلوں میں کوئی حصہ نہیں لیتے تھے۔ خرابیٔ صحت کے باعث وہ اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھ سکے اور دسویں جماعت کو ہی پڑھنا چھوڑ دیا۔ ان کی صحت روز بروز گرتی گئی۔ اور وہ رفتہ رفتہ ٹی بی جیسے مہلک مرض کا شکار ہو گئے۔ علاج کے لئے انہیں نور ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ وہاں پہ لمبے عرصہ تک رہنے کے باعث وہ اچھے خاصے ڈسپنسر بن گئے تھے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (جو مدتوں نور ہسپتال قادیان کے انچارج رہے ہیں) کا سلوک ان کے ساتھ نہایت درجہ مشفقانہ تھا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس مشفقانہ سلوک کا یہ نتیجہ تھا کہ نور ہسپتال ان کے لئے بطور گھر کے بن گیا تھا۔ کچھ عرصہ بھائی جان نے نور ہسپتال میں بطور انجمن کے کارکن کے بھی کام کیا ہے۔

تقسیم ہند کے بعد بھائی جان پاکستان آ گئے تھے۔ یہاں آتے ہی ان کی صحت زیادہ خراب ہو گئی اور وہ میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہو گئے ایک دفعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا کہ جو لوگ ملازمتوں سے ریٹائرڈ ہو گئے ہیں یا ضعیف ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ قادیان چلے جائیں اور اس جگہ کو آباد رکھیں۔ زندگی کے آخری ایام یہاں گزارنے کی نسبت قادیان میں گزارنا بہتر ہے جب بھائی جان کو اس تحریک کا علم ہوا تو وہ باوجود علالت کے فوراً قادیان جانے کے لئے تیار ہو گئے اور آخری دم تک وہیں مقیم رہے۔

وفات سے چند روز قبل انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں دوبارہ جا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل آؤں۔ اور ایک دفعہ پھر حضور کو دیکھ لوں ہمشیرہ نے انہیں بتایا کہ حضور آجکل سندھ میں تشریف رکھتے ہیں۔ تو کہنے لگے کیا مضائقہ ہے۔ میں سندھ چلا جاؤں گا۔ ان کی اس خواہش سے بھی اس تعلق کا اظہار ہوتا ہے جو ان کو حضور کی ذات سے تھا۔

بھائی جان مرحوم بڑے خلیق اور ملنسار تھے دوستوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ باوجود اسکے کہ زندگی کے ایام بہت تنگی سے گذر رہے تھے۔ میں نے انہیں ہمیشہ صابر و شاکر پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں ایک طرح کا عشق تھا۔ حضورؑ کے بہت سے تبرکات مثلاً کپڑوں کے ٹکڑے اور بال وغیرہ انہوں نے بڑی محنت سے جمع کئے تھے اور دوستوں کو دکھایا کرتے تھے۔ یہ سب تبرکات انہوں نے شیشے کے ایک کیس میں خزانے کی طرح سنبھال کر رکھے تھے اور انہیں اپنی سب سے زیادہ قیمتی متاع سمجھتے تھے تقسیم ملک کے وقت انہوں نے یہ کیس دوسرے سامان کے ساتھ ٹرک پہ رکھ دیا۔ لیکن افسوس کہ لاہور پہنچ کر وہ کیس انہیں نہیں ملا۔

مرحوم کچھ عرصہ سکندر آباد دکن میں بھی مقیم رہے ہیں۔ اسی قیام کے دوران میں انہوں نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی فیملی کے

ہمراہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ وہ موصی بھی تھے اور جب خدا تعالیٰ ان کے لئے کوئی آمد کے سامان پیدا کرتا وہ باقاعدگی سے اور بالشرح چندہ ادا کر دیتے۔ دوسری تحریکوں میں بھی حسب توفیق بلکہ بعض دفعہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دوسرے بزرگانِ سلسلہ سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے اس غریب بندہ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اپنی رحمت و فضل سے حصہ وافر عطا کرے۔

آمین ثم آمین

معلوماتِ عامہ

ہیلی کاپٹر سروس

چند سال پیشتر امریکہ اور بعض دوسرے ملکوں میں ڈاک رسانی پولیس کی نقل و حرکت اور سیلاب زدگان و زلزلوں وغیرہ سے متاثرہ لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے ہیلی کاپٹر کا استعمال شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اس وقت یہ کسی کو بھی خیال نہ نہیں آیا تھا۔ کہ ہیلی کاپٹر بنی نوع کی کس حد تک خدمت کر سکتا ہے، جنگ کوریا کے دوران میں جب پہلی بار ہیلی کاپٹر کو فوجی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا، تو ماہرین کو اس کی قدر و اہمیت کا اندازہ ہوا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کو ترقی دینے کی ٹھان لی، چنانچہ اب طیارہ ساز کمپنیوں نے ایسے ہیلی کاپٹر بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ جو باقاعدہ مسافر سروسوں میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

پہلی مسافر ہیلی کاپٹر سروس قائم کرنے کا سہرا بلجیم کی ایک فضائی کمپنی "سبینیا" کے سر ہے یہ سروس یورپ میں برسرعمل ہے اور اٹلی و فرانس سے روٹرڈم (ہالینڈ) اور بون (جرمنی) تک جاری ہے۔ اس سروس کے طیارے بلجیم میں برسلز کے علاوہ بعض دوسرے شہروں سے بھی گذرتے ہیں اور چار ملکوں۔ فرانس۔ بلجیم ہالینڈ و جرمنی کے آٹھ شہروں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ شروع شروع میں سروس صرف ڈاک رسانی کا کام کرتی تھی۔ لیکن بعد میں جب نئی قسم کے وسیع اور کشادہ طیارے بننا شروع ہو گئے تو "سبینیا" کے ارباب بست و کشاد نے ستمبر ۱۹۵۳ء میں "مسافر سروس" بھی شروع کر دی اس سروس کے ذریعے اب تک تقریباً چھ ہزار مسافر سفر کر چکے ہیں، ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سفر کرنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہیلی کاپٹر شہر کے وسط میں اترتے ہیں۔ اور اس طرح مسافروں کو ہوائی اڈہ سے شہر تک کی مسافت طے کرنے میں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹر جن ایسے شہروں میں بھی جاتے ہیں۔ جہاں کوئی ہوائی اڈہ نہیں اور وہ دنیا کی کسی فضائی سروس کے سٹیشن نہیں۔

ہیلی کاپٹر سروس تاجروں کے لئے بڑی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ ہیلی کاپٹر ریل گاڑی کے مقابلہ میں تقریباً نصف وقت میں کوئی مسافت طے کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹر کے کرائے ہوائی جہاز کی نسبت بہت کم اور ریل گاڑی کی نسبت قدرے زیادہ ہیں، مثال کے طور پر برسلز سے روٹرڈم تک ہیلی کاپٹر ایک گھنٹے اور دس منٹ میں پہنچتا ہے اور کرایہ صرف سات ڈالر ہے ریل گاڑی یہ مسافت دو گھنٹے اور پچاس منٹوں میں طے کرتی ہے اور کرایہ ۵۰۰۲ ڈالر ہے۔

ہیلی کاپٹر کسی بھی سٹیشن پر زیادہ عرصہ کے لئے نہیں ٹھہرتے۔ مثال کے طور پر جس سٹیشن پر کسی مسافر نے نہ اترنا ہو یا کوئی مسافر ہیلی کاپٹر میں چڑھنے والا نہ ہو۔ وہاں ہیلی کاپٹر صرف تین منٹ کے لئے ٹھہرتا ہے۔ اس طرح مسافروں کا وقت ضائع نہیں ہوتا۔

ہیلی کاپٹر مروجہ فضائی قوانین کے مطابق زیادہ بلند سطح پر پرواز نہیں کرتے ۵۰۰ فٹ سے ایک ہزار فٹ کے درمیان، ہوائی جہازوں کی طرح ان کی رفتار بھی تیز نہیں ہوتی۔ چنانچہ مسافر فضا میں سفر کرتے وقت زمین کے قدرتی مناظر سے محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔ یہ چیز ہوائی جہازوں میں ممکن نہیں۔

اس سروس کے ہر ہیلی کاپٹر میں مسافروں کے بیٹھنے کے لئے سات آرام دہ نشستیں ہوتی ہیں۔ نشستیں دو دو کی قطار میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتی ہیں۔ ہر مسافر کو ۶۶ پونڈ تک وزن ساتھ لے جانے کی اجازت ہوتی ہے ایک ہی ملک میں ایک ہی مقام سے دوسرے مقام تک جانے والا مسافر اپنے ہمراہ صرف ۲۲ پونڈ وزن لے جا سکتا ہے۔

یورپ میں ہیلی کاپٹروں کے متعلق جو فضائی قوانین رائج ہیں۔ وہ عام فضائی کمپنیوں کے مقابلے میں کافی سخت ہیں۔ جس سے "سبینیا" کو گوناگوں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس وقت مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں جو ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں صرف ایک انجن لگا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے انہیں دن کے وقت صرف چند گھنٹے پرواز کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس طرح ہیلی کاپٹروں کے اوقات پرواز محدود ہو کر رہ جاتے ہیں اور سروس میں باقاعدگی نہیں رہتی۔

ہیلی کاپٹروں کی تمام تر افادیت کے باوجود لوگوں کی توجہ ادھر خاطر خواہ مبذول نہیں ہوتی۔ دو[illegible]

پرتگالی مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے

لورینکو مارکوئیس ۴ اگست۔ گذشتہ ہفتہ یہاں ایک عام جلسہ ہوا جس میں نو آبادی کے گورنر جنرل نے تقریر کی۔ جلسہ کے خاتمہ پر گوا میں ہندوستان کے الحاق کے متعلق جو ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اس کی مذمت کی گئی اور شدید مظاہرے کئے گئے ــــ بعد میں ہندوستانیوں کی دوکانوں پر حملہ کر دیا گیا۔ دوکانوں کی کھڑکیاں توڑ دی گئیں۔ راستہ چلتے ہندوستانیوں کو زد و کوب کیا گیا۔ ایک ہندوستانی اسکول کے ہال کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ جلسہ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں نہرو گورنمنٹ کے پیروؤں کی طرف سے ہندوستان کی پرتگالی بستیوں میں مداخلت کرنے کی مذمت کی گئی۔

سیٹو میں شمولیت کے متعلق بھارت کے جواب کی تفصیل

لنڈن ۱۴ اگست۔ بھارت کے اس مراسلہ کی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ جو ہندوستان نے سیٹو میں شمولیت کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے روانہ کیا تھا۔

پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ فی الحال یہ تجویز قبل از وقت ہے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بعض صورتوں میں اجتماعی تحفظ ضروری ہو جاتا ہے۔ ہندوستان اجتماعی تحفظ کے اصول پر یقین رکھتا ہے۔ اسی لئے وہ اقوام متحدہ میں شامل ہے اور "انزس" اور "نیٹو" کو ایک حد تک تسلیم کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نہرو نے اپنے جواب میں برطانیہ کے ارادہ اور نیت پر کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا ہے اور نہ ہی جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع سے برطانیہ کی دلچسپی پر اعتراض کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایشیا کے کمیونسٹ ممالک کو اپنے خلوص کے ثابت کرنے کا ایک موقعہ دینے کے لئے کہا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان لوکارنو پیکٹ کے نمونہ پر ایشیا کے غیر کمیونسٹ ممالک کے سمجھوتہ کو ترجیح دیتا ہے۔

امریکہ مصر کو دس کروڑ ڈالر کی فوجی امداد دے گا

قاہرہ ۱۳ اگست۔ مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی اور امریکی سفیر مسٹر جیفرسن کیفری کے درمیان مصر کو امریکی اقتصادی و فوجی امداد کے متعلق مذاکرات شروع ہو گئے۔

امریکہ کو مصر نے یقین دلایا ہے کہ امریکی فوجی امداد کو جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے گا۔ جن شرائط کے تحت یہ امداد دی جائے گی ان پر اس وقت امریکہ اور مصر کی حکومتیں غور کر رہی ہیں اندازہ ہے کہ امریکہ مصر کو ۲۰ کروڑ ڈالر کی فوجی امداد دے گا۔ شرائط طے پانے کے بعد ماہرین طے کریں گے کہ مصر کو کس قسم کی فوجی امداد درکار ہے۔

بہار میں کوسی اور دوسرے دریاؤں میں خوفناک سیلاب

بہت سے دیہات میں آٹھ سے دس فٹ تک گہرا پانی کھڑا ہوا ہے

پٹنہ ۱۳ اگست۔ دربھنگہ سے یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق کوسی، گنڈک باگ متی کرے۔ اور دوسرے دریاؤں میں طغیانی کی بنا پر سمتی پور سب ڈویژن کے چار سو دیہات جن کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہے۔ سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ دربھنگہ صدر تھانہ کے دیہات بھی جہاں کی آبادی دو لاکھ سے اوپر ہے سیلاب میں گھر گئے ہیں۔ کمالا دریا میں تین لاشیں تیرتی ہوئی دیکھی گئیں انہیں بدھ پور کے نزدیک نکالا گیا

دربھنگہ ضلع کے صدر دفاتر باقی حصہ سے الگ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہوائی اڈہ میں تین تین فٹ گہرا پانی کھڑا ہوا ہے۔ ہریا سرائے کے صدر پور محلہ میں پانی بھر گیا ہے۔ اور دوسرے محلوں کی طرف بھی پانی بڑھ رہا ہے

سمتی پور میونسپل کی سڑکوں پر گھٹنوں سے لے کر کمر تک پانی بھرا ہوا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور پی ڈبلیو ڈی کی وہ سڑکیں بھی پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ جو سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کو اندرونی علاقوں کے ساتھ ملاتی ہیں۔

ہیڈ و پولیس اسٹیشن کے علاقہ میں کوئی بیس ہزار کی آبادی کے دیہات سیلاب کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔

محمد پور اور جیا گھاٹ کے علاقوں میں تقریباً تمام دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں خبروں میں بتایا گیا ہے کہ سمتی پور اور صدر سب ڈویژنوں کے علاقوں میں دھان وغیرہ کی فصلوں کو جن کے متعلق یقین تھا کہ اس مرتبہ بہت زیادہ پیداوار ہوگی، سخت نقصان ... پہنچے گا۔ سمتی پور اور صدر ڈویژن کے بہت سے دیہات میں آٹھ سے دس فٹ پانی کھڑا ہوا ہے۔

چین نے فارموسا پر حملہ کیا تو پوری طاقت سے مقابلہ کیا جائیگا

واشنگٹن ۱۳ اگست۔ آج امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اگر چین نے فارموسا پر حملہ کیا تو امریکہ پوری طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گا۔ ترجمان مذکور نے مزید بتایا کہ امریکہ فارموسا کی سلامتی اور تحفظ کو ضروری خیال کرتا ہے ــــ ادھر باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ فارموسا میں نیشنلسٹ ایرفورس کے نئے جٹ طیارے بھیج رہا ہے۔ یہ طیارے عنقریب فارموسا کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ طیارے کتنی تعداد میں بھیجے جا رہے ہیں ــــ یہ جیٹ طیارے باہمی تحفظ کے معاہدے کے تحت بھیجے جا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۶

ہیلی کاپٹروں میں سفر کرنا مناسب نہیں سمجھتے بعض اوقات ہیلی کاپٹر میں صرف دو تین مسافر ہی موجود ہوتے ہیں۔ ان حالات میں "سبینا" کو مسلسل خسارہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ متذکرہ کمپنی کے ارباب اختیار کا کہنا ہے کہ یہ صورت حال اس وقت تک جاری رہے گی جبتک کہ عام استعمال کے لئے اور کشادہ ہیلی کاپٹر بننا شروع نہیں ہو جاتے ہوائی جہاز ساز کمپنیاں ۳۵ نشستوں تک کے ہیلی کاپٹر تیار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ ہیلی کاپٹر فوجی مقاصد کے لئے مخصوص ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ فضائی کمپنیوں کو ۱۹۵۲ء تک کشادہ ہیلی کاپٹر میسر آجائیں گے ہزار اڑانیں کریں گے اور یہ سروس دنیا کے باقی شہروں تک بڑھا دی جائے گی

اوائل میں "سبینا" کے ہیلی کاپٹر مختلف شہروں کی فٹ بال گراؤنڈوں کو بطور مستقر استعمال کرتے تھے یہ اگست ۱۹۵۲ء کی بات ہے اسکے بعد "سبینا" کے حکام نے ہوٹلوں اور عوامی اداروں کے ارباب اختیار سے بات چیت کر کے وسیع عمارتوں کی چھتوں اور عوامی جگہوں پر ہیلی کاپٹر ٹھہرانے

اعلان نکاح

میری برادرزادی عزیزہ خورشید رعنا صاحبہ بنت مکرم جناب میاں محمد بشیر صاحب بیٹ انجینئر انچارج ڈان کلاک مینوفیکچرنگ کمپنی کراچی کا نکاح عزیزی خان نسیم احمد خانصاحب ایم ایس سی۔ پی۔ ای۔ ایس پروفیسر گورنمنٹ کالج راولپنڈی ولد مکرمی جناب خان ثناء اللہ خانصاحب ایم۔ اے ڈی۔ پی۔ ای۔ ایس (ریٹائرڈ) کرشن نگر لاہور یکم اگست ۱۹۵۴ء بروز اتوار کو مکرمی جناب مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور نے بالعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ ثناء اللہ خانصاحب ایک پرانے احمدی خاندان کے نور نظر ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔ (میاں محمد یوسف ۲۸۱ فیروز پور روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور

تحقیقات کے بعد وزیر زراعت امیر دار دستی بے قصور ثابت ہوئے ہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون کا بیان!

لاہور ۵ اگست: پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ سردار عبدالحمید دستی وزیر زراعت کے خلاف عائد شدہ الزامات کی تحقیقات کے بعد میں کلی طور پر مطمئن ہوں۔ کہ یہ الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اور وہ بے قصور ہیں۔

انہوں نے یہ انٹرویو پنجاب کے چیف سیکرٹری انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈیرہ غازی خان کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ۳ گھنٹے تک گفت و شنید کے بعد دیا تھا۔ ملک نون کراچی سے ہفتے کو واپس آئے تھے۔ واپس آتے ہی ان الزامات کی تحقیقات شروع کی۔ جب لاہور کے ایک اخبار نے وزیر زراعت ان کے ساتھی علی محمد اور ایک پٹواری کے خلاف محکمہ مال کے سرکاری کاغذات میں تبدیلی کرنے کے متعلق لگائے تھے۔

انہوں نے کہا کہ میں نے متعلقہ دستاویزات اور متعلقہ سرکاری افسروں کے بیانات کا بغور مطالعہ کیا ہے جیسی میں اور پولیس کی تفتیش کے دوران میں کہیں سردار دستی کا نام نہیں آتا۔ البتہ بعد میں ان پٹواریوں نے جو بیان دیا ہے۔ اس میں پہلی مرتبہ ان کا ذکر آیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ سرکاری کاغذات میں سردار دستی کے ایما پر تبدیلی کی گئی۔

انہوں نے بتایا۔ کہ جب انہی پٹواریوں نے ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کے سامنے بیانات دیئے تو اپنے پہلے بیانات نہ صرف بدل دیئے بلکہ ان کی تردید کر دی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے محکمہ تحقیقاتی اور اس کے صدر مسٹر ظفر الاحسن کا بیان بھی قلمبند کیا ہے مگر وزیر زراعت کے خلاف کوئی چیز نہیں ملی۔ انہوں نے کہا کہ اس تحقیقات کے دوران میں جن حالات کا مجھے پتہ لگا ہے اس کے بعد کلی طور مطمئن ہوں کہ سردار دستی کے خلاف الزامات غلط اور معاندانہ ہیں۔

انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مظفر گڑھ کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو تبدیل کرنے کے احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ اور یہ احکامات برقرار رہیں گے۔ انہوں نے ایک اور اخبار کی اس خبر کی تردید کی۔ کہ اس مقدمے کی تحقیقات کرنے کے لئے صوبہ سرحد یا کسی دوسرے صوبے سے ایک اعلیٰ پولیس افسر بلوایا گیا ہے۔

یاد رہے کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ سردار عبدالحمید دستی وزیر زراعت ان کے حصہ دار علی محمد اور ایک پٹواری کے خلاف مال کے کاغذات میں تبدیلی کرنے کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا تھا کہ مال کے کاغذات میں سردار عبدالحمید دستی کے ایما پر تبدیلی کر کے ۹ ایکڑ کو ۳۰۷ ایکڑ تک بڑھا دیا گیا۔

امریکی بار بار اشتعال دلا رہے ہیں

(چو این لائی کی تقریر)

پیرس ۴ اگست۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے کل شب عوامی جمہوریہ ویٹ نام کے سفارت خانہ کی ایک دعوت استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکی جنگ بازوں کو جنیوا میں جو شکست ہوئی ہے۔ اسے انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ وہ مشرق و مغرب میں بار بار اشتعال دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں زیادہ محتاط رہنا چاہیئے۔ عوامی جمہوریہ ویٹ نام کے نائب وزیر اعظم نے کہا کہ جنیوا کانفرنس میں جو ہماری فتح ہوئی ہے ہمیں اپنی اس کامیابی کو مضبوط بنا لینا چاہیئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پابندی

ملتان ۵ اگست: حکومت پنجاب نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پابندی عائد کر دی ہے۔ جس کی رو سے وہ تین ماہ تک نہ تو ملتان کی حدود سے کہیں باہر جا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی جلسہ جلوس میں شرکت اور تقریر کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ محمد علی جالندھری اور مستری محمد دین پر بھی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ محمد علی جالندھری تین ماہ تک ملتان شہر کی حدود میں ...

پرتگالیوں نے پلوں پر سرنگیں بچھا لیں

بمبئی ۵ اگست۔ پرتگالی حکام نے پنجم کو جانے والی ۲ بڑی سڑکوں کے پلوں پر سرنگیں بچھا دی ہیں۔ ہنگامی حالات میں ان پلوں کو اڑا دیا جائے گا۔ موصولہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے دیو نامی جزیرہ میں جو کاٹھیاواڑ کے ساحل سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پرتگالیوں نے سو حبشی سپاہیوں کو متعین کر دیا ہے۔

تین کمیونسٹ غائب ہو گئے

بون ۵ اگست۔ مغربی جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے تین عہدہ دار جنہیں فیڈرل کورٹ نے کل سزائیں سنانی تھیں غائب ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ایک خط کے ذریعہ عدالت کو مطلع کیا ہے کہ وہ عدالت کا فیصلہ سننے کے لئے حاضر نہ ہوں گے۔ پولیس کو یقین ہے کہ وہ روسی علاقہ میں بھاگ گئے ہیں۔

انسان نے چاند کا سفر کرنے پر قدرت حاصل کر لی ہے

اس صدی کے آخر میں خیالی سیارہ کی تعمیر شروع ہو جائیگی

انس برک ۵ اگست: اگر کافی روپیہ جمع ہو سکے۔ اور ماہر کاریگروں کی خدمات حاصل کی جا سکیں تو انسان فوری طور پر چاند کا سفر کر سکتا ہے۔ یہ دعویٰ آسٹریا کے مندوب پروفیسر ... نے یہاں ایک کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ چاند کے سفر کے لئے تمام ٹیکنیکل باتیں معلوم ہو گئی ہیں۔ اب صرف ضروری سرمایہ حاصل کرنے اور انسانی ذرائع کو استعمال کرنے کا کام باقی ہے۔ اس مقصد کے لئے لاکھوں کاریگروں اور انجنیروں کی ضرورت ہوگی۔ یہ چاند کا سفر کرنے کے لئے پہلا قدم زمین سے ۲۵ ۶ میل کی بلندی پر ایک ذہنی سیارہ یعنی معلق پلیٹ فارم تعمیر کرنا ہے۔ تاکہ وہاں سے چاند کو جہاز روانہ کیا جا سکے۔

ایک امریکی ماہر نے ایک کانفرنس میں امید ظاہر کی۔ کہ اس معلق پلیٹ فارم کی تعمیر اس صدی کے آخر میں شروع ہو سکے گی۔

پاکستان کا قومی ترانہ منظور ہو گیا

کراچی ۵ اگست۔ کل مرکزی کابینہ نے پاکستان کا قومی ترانہ منظور کر لیا۔ یہ ترانہ جناب ابو الاثر حفیظ جالندھری نے تیار کیا ہے۔ ترانہ کی دھن پہلے ہی منظور کی جا چکی ہے۔ جو مرحوم ایم سی چھاگلہ نے تیار کی تھی۔

روس میں ایٹمی پاور سٹیشن

لندن ۵ اگست۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس میں ۵ ہزار سے ایک لاکھ کلوواٹ کی طاقت کے ایٹمی پاور سٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں اس سے پہلے روس میں پچاس ہزار کلوواٹ تک کی طاقت کے پلانٹ نصب کئے جا چکے ہیں۔

نہری پانی کے سلسلہ میں بھارتی پالیسی کی مذمت

کراچی ۵ اگست: مانچسٹر گارڈین نے نہری پانی کے سلسلہ میں بھارت کی پالیسی کی شدید مذمت کی ہے اور اسے جارحانہ عالمی امن کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔ اخبار نے بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہٹ دھرمی کی موجودہ پالیسی کو ترک کر کے اس تنازعہ کو سلجھانے کے لئے از سر نو پاکستان سے بات چیت شروع کر دے۔ جو عالمی بنک کے زیر اہتمام دس اگست سے شروع ہو رہی ہے۔

بیروت میں ۲ سو نفوس کو زہر پلا دیا

بیروت ۵ اگست: بیروت کی ایک دوکان میں ایک مشروب پینے کے بعد کل ۲۰۰ افراد کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ دوکان کے مالک کے خلاف تحقیقات جاری ہے۔

تیسری جنگ ضرور ہو گی (ڈاکٹر سنگمن ری)

نیویارک ۵ اگست کل یہاں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری نے کہا۔ کہ تیسری جنگ عالمگیر ضرور ہو گی۔ اور اس میں جتنی بھی دیر ہوتی جائیگی یہ جنگ اتنی ہی زیادہ بھیانک ہو گی۔

مظاہرین نے پرتگالی سفارتخانے کے دروازے توڑنے کی کوشش نہیں کی

نئی دہلی ۵ اگست ایک سرکاری ترجمان نے لندن کے اخبارات کی ان خبروں کی تردید کی۔ جن میں الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اتوار کے دن دہلی میں پرتگالی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کرنے والے افراد نے دروازے توڑنے کی کوشش کی۔ اور پولیس خاموش کھڑی رہی۔ ترجمان نے کہا۔ کہ پولیس کی اطلاع کے مطابق مظاہرین پر امن تھے۔ اور انہوں نے دروازے توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اثاث کی حفاظت کے لئے پولیس کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ اس سے پہلے آج صبح پرتگالی سفارت خانہ کی طرف سے مظاہرہ کے خلاف ایک احتجاجی مراسلہ حکومت ہند کو دیا گیا۔

پسماندہ ممالک کی اقتصادی حالت کو مضبوط بنا کر انہیں کمیونزم سے بچایا جا سکے

نیویارک ۵ اگست۔ واشنگٹن سے آنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امریکہ فوجی تنظیم کے مقابلہ میں اقتصادی امداد پر زیادہ زور دے رہا ہے۔ اور امریکہ کو یہ خیال ہو گیا ہے۔ کہ ممالک کو کمیونزم سے محفوظ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو اقتصادی اعتبار سے مضبوط بنایا جائے اس طرح امریکہ اپنے فوجی اخراجات میں کمی کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

جنرل رضا کی چین کو روانگی

کراچی ۵ اگست: پاکستانی سفیر متعینہ چین جنرل این ایم رضا آج دو ماہ کی رخصت گذارنے کے بعد پان امریکن ایرویز کے ذریعہ ہانگ کانگ روانہ ہو گئے۔ یہاں سے وہ پیکنگ جائیں گے